السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وہابی کی تعریف کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قاعدہ کی رو سے ''وہابی،، اس کو کہنا چاہئیے جو مجدد ملت شیخ الاسلام حضرت محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمۃ اللہ علیہ (1115ھ 1206 1792ء) کا مقلد اور پیرو ہو۔ جیسے چاروں اماموں کے مقلدین اور پیرووٴں کو مالکی، شافعی، حنبلی، حنفی کہا جاتا ہے، لیکن نجد کے اس مجدد اور امام، علمبردار توحید کی مبارک تحریک کے مخالفین نے سیاسی اغراض ومقاصد کی بنا پر دنیا کے سامنے اپنے غلط بیانیوں اور افتراپردازیوں کے ذریعہ اس تحریک ''وہابیت،، اور ''وہابی،، کو نہایت بھیانک اور خوف ناک صورت میں پش کیا۔ تاکہ دنیائے اسلام اس تحریک اور اس کے بانی اور حامیوں کی مخالف ہوجائے۔ چنانچہ وہ اپنے ناپاک مقصد میں کسی قدر کامیاب بھی ہوگئے۔ ہندوستان میں ایک زمانہ میں ''وہابیت،، نام تھا حضرت سید احمد شہید رحمہ اللہ (1201ھ 1786ء 1246ھ 1831ء)۔ اور مولانا اسمٰعیل شہید رحمہ اللہ کی تحریک دعوت وتجدید کو، نجد کی وہابی تحریک سے دور کا تعلق بھی نہیں، یعنی: ایک نے دوسرے کی تعلیمات سے بالکل فائدہ نہیں اٹھایا۔ (ملاحظہ ہو سیرت حضرت سید احمد شہید)

پھر ایک دوسرا دور آیا۔ اس دور میں غلط فہمی سے ''وہابیت،، اور ''وہابی،، نام ہوگیا ہندوستان میں برٹش امپریلیزم سے بغاوت اور باغی کا۔ اس غلط فہمی کی بنا پر مسلمانوں پر وہ سب کچھ گزرا جس کے بیان کرنے کےلیے زبان مین طاقت نہیں۔

اس کے بعد دتیسرا موجودہ دور آیا۔ اس میں ''وہابیت،، نام ہوگیا ہے شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کی تقلید واتباع کا، اور ''تقویۃ الایمان،، پڑھنے پڑھانے کا، اور ان غلط بیانیوں، دروغ باقیوں، افتراپردازیوں اور بے سر وپا باتوں کا، جن کا سلسلہ بریلوی حنفیوں نے اہل حدیثوں کو بدنام کرنے اور جاہل مریدں کو اندھیرے میں رکھنے کے واسطے جاری کر رکھا ہے، اور اگر حقیقت اور واقعیت کا لحاظ کیا جائے تو انہوں نے ''وہابیت،، نام رکھا ہی ''اہل حدیثیت،، یعنی: قرآن وحدیث کے اتباع اور اجتناب من البدعات کا، اور ''وہابی،، نام رکھا ہے اس شخص کا: جو بریلوی رضائی عقیدہ نہ رکھتا ہو اور ہر قسم کی بدعتوں سے پرہیز کرتا ہو تقلید سے الگ رہ کر صرف قرآن وحدیث پر عمل کرتا ہو۔ حالاں کہ اہل حدیث جس طرح کسی امام کے مقلد نہیں، اسی طرح شیخ الاسلام ابن عبدالوہاب کے مقلد اور پیرو بھی نہیں۔ اور نہ ان کی تحریک، شیخ الاسلام کی تعلیمات سے ماخوذ ہے اگرچہ دونوں تحریکوں کا ماخذ اور مقصد ایک ہے۔ اسی طرح ان کا دامن ان بہتانات اور خرافات سے بھی پاک اور منزہ ہے، جو ان کی طرف ناپاک مقصد کی خاطر منسوب کی جاتی ہیں، کیوں کہ وہ صرف قرآن وحدیث پر عمل کرتے ہیں اور بس۔ پس ان کو وہابی کہنا انتہائی ظلم ہے۔ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کے صحیح حالات اور ان کی تحریک تجدید وامامت کے مستند مفصل کوائف ونتائج معلوم کرنا چاہیے ہوں، تو ذیل کی کتابوں کا مطالعہ کیجیے:

(1) روضة الأفكار والأفهام لمرتاد حال الامام وتعدد غزوات ذوي السلام لابن غنام (عربی)

(2) عنوان المجيد في تاريخ نجد لعثمان بن بشير النجدي. (عربی)

(3) الهدية السنية والتحفة الوهابية النجدية لابن سحمان. (عربی)

(4) تبرية الشحين الإمامين. (عربی)

(5) حاضر العالم الاسلامی الأمير شكيب أرسلان (عربی)

(6) ''تاریخ نجد،، حافظ اسلم جیراجپوری (اردو)

(7) سیرۃ محمد بن عبدالوہاب مسعود عالم ندوي (اردو)

(8) اس موضوع پر فلبی وغیرہ کی انگریزی تصنیفات.

(محدث دہلی: ج5 ش: ذی القعدہ 1360ھ دسمبر 1942ء)

وہابی اور درود

ہندوستان کے مسلمانوں کے حالت جس قدر خراب اور بتر ہے، شاید کسی دوسرے ملک کے مسلمانوں کے حالت اس قدر خراب اور پست نہیں ہوگی ۔ مالی حیثیت سے وہ مفلس اور قلاش، اور برادران وطن اور مسلمان ایک زراعت پشہ قوم سمجھے جاتے تھے ۔ مگر افسوس ان کی فضول خرچیوں اور بے ہودہ رسم ورواج کی پابندی اور حد سے بڑھے ہوئے اخراجات کے باعث، ان کی جائدادیں اور اراضی سود در سود کی لعنت میں گرفتار ہوکر ان کے قبضہ سے نکلتی جارہی ہیں ۔ تجارت کو مسلمانوں نے غیر شریف وسیلہ معاش سمجھ کر اس سے کنارہ کشی کرلی ۔ اس لے تمام بڑی اور چھوٹی تجارتوں پر ہندوؤں کا قبضہ ہوگیا ۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کی بازار کی معمولی چیزیں بھی ہندو ہی کے ہاتھ سے خریدنی پڑتی ہیں ۔ اور اب گاؤں کے ہندو مہاجنوں نے مسلمانوں کو ناعاقبت اندیشی سے فائدہ اٹھا کر ان دوسرے اہم ذریعہ معاش پر قبضہ کرنے کی ٹھان لی ہے، جس کے عبرت انگیز دودناک واقعات آئے دن اخبارات کے ذریعہ ہم کو معلوم ہوتے رہتے ہیں ۔

مسلمانوں کی اقتصادی تباہی کا سبب، جس طرح ان کی فضول خرچی، غیر کفایت شعاری اور سابق شاہانہ حاکمانہ دوور کا تخیل اور تصور ہے، اسی طرح میرے نزدیک اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ ہمارے علماء اور واعظین نے انھیں صرف زہد وتوکل اور دنیا سے بے رغبتی کی وعظ سنا، سنا کر ان کے لیے دنیا کو حقیقی اور ظاہری معنی میں قید خانہ سمجھنے پر مجبور کردیا، جس نے ان کو ترقی کے میدان میں جدوجہد کرنے سے بزدل اور کمزور بنادیا ۔ افسوس! انہوں نے زہد وتوکل کی تعلیم کے ساتھ دولت کواور حلال طریقہ پر پیش از بیش حاصل کرکے جائز جگہوں میں خرچ کرنے کی تلقین کر طرف توجہ نہیں فرمائی ۔ حالاں کہ اسلام ترک لذات، محض زہد فی الدنیا کا معلم نہیں ہے، ورنہ اسلام کے بہت سے احکام اور تعلیمات مثل زکوۃ، حج، جہاد، اوقات، صدقات جاریہ وغیرہ اسلام سے خارج کرنے ہوں گے ۔ میرا مقصد یہ ہے کہ حضرات واعظین نے زہد فی الدنیا اور توکل کا غلط مفہوم، قوم کے سامنے پیش کرکے ان کے ارادوں کو کمزور اور ہمتوں کی پست کردیا ۔

مسلمانوں کی تعلیمی پستی بھی کسی سے مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے ۔ عربی مذہبی تعلیم سے امراء اور رؤسا کو سروکار نہیں ہے ۔ اس کو گداگری یعنی: امامت اور مسجد کی موذنی وغیرہ کا ذریعہ سمجھتے ہیں ۔ اور اب عوام اور متوسط طبقہ میں بھی مذہبی تعلیم کا وہ جوش نہیں ہے جو آج سے دس سال پہلے تھا ۔ کیوں کہ مغربی اثرات کی اندھی تقلید اور مذہب سے بیزاری کے باعث، دلوں میں اس کی عزت اور وقعت کم ہوتی جارہی ہے ۔ باقی رہی دنیاوی تعلیم، تو شروع میں انگریزی تعلیم کو حرام قرار دے کر مسلمانوں کو اس سے موڑا گیا، جس کا نتیجہ نہایت افسوس ناک اور برا ظاہر ہوا، اور جس کا اثرات تک باقی ہے یعنی: اب بھی مسلمان دوسری قوموں کی نسبت اس تعلیم میں بھی بہت پیچھے ہیں ۔ اور برادارن وطن کے تمام سرکاری محکموں پر قبضہ کرلینے سے مصیبتیں جھیل رہے ہیں ۔

اور چوں کہ تعلیم اپنے نقائص اور معایب کی وجہ سے محض غلام ساز اور نوکر گر ہے اور ملازمت کا شعبہ محدود ہے ۔ اس لیے اب ایسے تعلیم یافتہ ہندو اور مسلمان گداگر پیدا ہورہے ہیں جن کی کہیں بھی کھپت نہیں ہوسکتی ۔ اور جو نہ دین کے ہیں، نہ دنیا کے، جس طرح تعلیم کے زمانہ میں والدین کے لیے بار گراں تھے، ڈگری حاصل کرنے کے بعد بھی ان کے محتاج اور ان پر بوجھ بن گئے ہیں ۔ افسوس نہ ہوئے حالی مرحوم، ورنہ وہ صرف مولویوں کو کوسنے پر اکتفا کرتے ۔

سیاسی حیثیت سے بھی مسلمانوں کی حالت اچھی نہیں ہے ۔ آج سے چند برس پہلے ''سیاست،، کا لفظ سن کر گھبرا اٹھتے تھے ۔ سیاسی میاحث اور ملکی معاملات میں حصہ لینا گناہ عظیم سمجھتے تھے ۔ اور یہ اثر تھا گدی نشین پیروں، صوفیوں اور مولویوں کی غلط تعلیم کا، جھوں نے جبر واستبداد اور ظلم وجور کی طاغوتی طاقت سے مرعوب ہوکر السلطان ظل اللہ، من أکرمہ أکرمہ للہ، ومن أہانہ أہانہ اللہ (بادشاہ وقت زمین پر خدا کا سایہ ہے جو اس کی عزت کرے گا خدا اس کی عزت کرے گا اور جو اس کی توہین کرے گا خدا اس کو توہین کرے گا) ولتجدن أشد الناس عداوۃ للذین آمنوا الیہود والذین أشرکوا، ولتجدن أقربھم مودۃ للذین آمنوا الذین قالوا إنا نصاري (المائدہ: 82) ''اے پیغمبر! تم مسلمانوں کا سخت ترین دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پاء گے، اور ان کا قریب ترین دوست ان لوگوں کو پاؤ گے جنھوں نے اپنے کو نصاری،، (غیسائی بتایا) اور اس قسم کی دوسری احادیث وآیات کی غلط اور باطل تفسیر سے مسلمانوں کو بزدل، مرعوب، نکما کردیا ۔ خدا کا شکر ہے کہ اب ان جاہل مولویوں کی یہ تلبیسات بہت کچھ زائل ہوگئ ہیں اور مسلمانوں میں بیداری اور حرکت ہورہی ہے ۔

مسلمانوں کا تمدن، ان کی معاشرت اور تہذیب، ان کے اخلاق وعادات دوسری قوموں کے لیے نمونہ اور مثال ہے ۔ دوسری ملتیں ان کی اتباع ،اپنےلیے باعث فخر وعظمت سمجھی تھیں ۔ مگر آج انتہائی حسرت ویاس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے مغربی قوم کی اندھی تقلید نے ہماری خصوصیت اور امتیازی شان کو بھی باقی نہیں رہنے دیا ۔ ہم مغربی تہذیب اور معاشرت پر آنکھیں بند کرکے ایسے فدا ہوئے کہ اپنی تہذیب ومعاشرت کو بربریت اور وحشت خیال کرنے لگے ۔ یورپ کی ظاہری شکل وصورت اور چمک دمک سے ہماری آنکھوں کو چکا چوندھ ہوگیا ۔ حالاں کہ یورپین قومیں اپنے ساتھ اچھی اور بری ہر قسم کی چیزیں لائی ہیں ۔ ہمارا فرض ہونا چاہیے کہ ان کی اچھی چیزیں جو مشرقی اور اسلامی آداب سے متصادم نہ ہوں قبول کرلیں ۔ اور بری چیزیں چھوڑ دیں اور اندھا دھند بھیڑ کے گلہ طرح ان کے پیچھے نہ ہولیں ۔

تنظیم وسنگھٹن اتحاد واتفاق میں بھی مسلمانوں ہندو برادران وطن سے کوئی نسبت نہیں رکھتے ۔ ہماری قوم میں جس قدر اختلاف اور پھوٹ ہے، فرقہ بندی اور نا اتفاقی ہے ہندوؤں میں ہے، نہ عوام میں اتفاق ہے، نہ خواص میں اس کا احساس، بلکہ ہر ایک لیڈر اور مولوی اپنی اپنی مسجد الگ بنانے اور قائم رکھنے میں مشغول ہے ۔ ایک جماعت کے افراد واشخاص کے متعلق افترا، کذب بیانی، دشنام دہی، بہتان طرازی سے دریغ نہیں کرتی اور مقدور بھر ان کی بدنام کرنے کی کوشش کرتی رہتی ہے تاکہ اپنا اقتدار اور وقار قائم اور باقی رہے، غرض یہ کہ سیاسی زعما اور مذہبی رہنما اپنے ذاتی مفاد کی خاطر اسلام کی مخالف قوت کو مسلط اور برقرار رکھنے کے لیے مذہب اور اسلام کی خدمت کی آڑ میں عوام کو لڑاتے رہتے ہیں اور اپنی اس حرکت سے مسلمانوں کو بدنام اور ذلیل کرتے تھے ۔ حقیقت میں اصحاب جانتے ہیں کہ ناعاقبت اندیش لیڈروں اور مولویوں کی اس ہنگامہ آرائی سے کس کو تقویت پہنچ رہی ہے ۔ کاش یہ بھی عقل وخرد سے کام لے کر اسلام کی عزت اور حرمت قائم رکھتے ۔ جہلا اور عوام سے اس قسم کی حرکات صادر ہوتو وہ ایک حد تک معذور ہیں ۔ مگر تعجب ہے ان علماء اور صوفیا پر جو عوام کو خوش کرکے اپنی جیبوں کو گرم کرنے کے لیے اپنی بزرگی اور تقدس باقی رکھنے کے لیے قرآن اور حدیث کے نصوص کو پس پشت ڈال دیتے ہیں ۔ اور ایک دوسرے کے خلاف ایسی کذب بیانی اور افترا پردازی، دشنام دہی، تکفیر وتفسیق، تضلیل وتجہیل سے کام لیتے ہیں کہ انسانیت اس سے شرماتی ہے ۔

حنفیوں خصوصا رضائی پارٹی کی طرف سے اہل حدیثوں پر آئے دن نئے نئے بہتان باندھے جاتے ہیں ۔ گندھ اور بیہودہ مسائل ان کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں ۔ جن سے خود فقہ حنفی کا دامن پاک اور منزہ نہیں ہے، جس کو شک ہو وہ ''درمختار،، وغیرہ کے مطالعہ کے ساتھ ''حقیقۃ الفقہ،، اور مولانا محمد صاحب مدظلہ کی تصانیف متعلق فقہ حنفی اور اخبار ''محمدی،، کا بنظر انصاف مطالعہ کرے ۔ اہل حدیث کو وہابی نجدی شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کا متبع کہا جاتا ہے ۔ چنانچہ ایک بزرگ حنفی نسائی مطبوعہ مجتبائی ص: 380 کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں:

''ثم لیعلم الذین یدینون دین عبدالوہاب النجدي، ویسلکون مسالکہ فی الأصول والفروع، ویدعون فی بلادنا باسم الوہابیین وغیر المقلدین، ویزعمون أن تقلید أحد الأئمۃ الأربعۃ رضوان اللہ علیہم شرک، وأن من خالفہم ہم المشرکون، ویستبیحون قتلنا أہل السنۃ وسبی نسائنا، وغیر ذلک من العقائد الشیعۃ، التی وصلت إلینا منہم بواسطۃ الثقات، وسمعناہا بعضا منہم أیضا، ہم فرقۃ من الخوارج، وقد صرح بہ العلامۃ الشامی فی کتابہ رد المحتار عند قول صاحب الدر المختار: ویکفرون أصحاب نبینا صلی اللہ علیہ وسلم، فی کتاب البغاۃ، حیث قال قد علمت أن ہذا غیر شرط فی مسمی الخوارج، بل ہو بیان لمن خرجوا علی سیدنا علی رضی اللہ عنہ، وإلا فیکفی فیہم اعتقاد کفر من خرجوا علیہ، کما وقع فی زماننا فی اتباع عبدالوہاب الذین خرجوا من نجد، وتغلبوا علی الحرمین، وکانوا ینتحلون مذہب الحنابلۃ، لکنہم اعتقدوا أنہم ہم المسلمون، وأن من خالف اعتقاد مشرکون، واستباحوا بذلک قتل اہل السنۃ وقتل علماء ہم، حتی کسر اللہ شوکتہم وخرب بلاہم،

.وظفر بہم عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین ومائتین والف ،، انتہی

ترجمہ) : ''معلوم ہونا چاہیے کہ جولوگ عبدالوہاب نجدی کے دین اورمذہب کے پیرو ہیں ، اوراصول وفروع میں اس کے مسلک پر گامزن ہیں ، اورجن کوہندوستان میں وہابی اور غیر مقلد کہا جاتا ہے اورجو تقلید شخصی کوشرک اوراپنے مخالفین کومشرک سمجھتے ہیں ، اوراہل سنت کے قتل اوران کی عورتوں کے قید کرلینے کومباح اور حلال جانتے ہیں ، اورجن کی طرف بعض دوسرے برے عقائد منسوب کئے جاتے ہیں جن کی ہم کو ثقہ اور معتبر لوگوں نے اطلاع دی ہے ، اور بعض وہابیوں سے ہم نے خود سنا ہے ، کہ یہ سب کے سب خارجی ہیں ۔ علامہ شامی نے بھی اپنی کتاب '' ردالمختار ،، میں اس کی تصریح کردی ہے ۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ : خارجی ہونے کےلیے صحابہ کرام کوکافر سمجھنا شرط نہیں ہے خارجی ہونے کےلیے امام وقت کوکافرخیال کرنا کافی ہے ۔ جیسا کہ ہمارے زمانہ میں پیروان عبدالوہاب نجدی کا حال ہے ، جونجد سے نکل کر حرمین پر قابض ہوگئے ، اورجواپنے کوحنبلی کہلاتے ہیں لیکن ان کا عقیدہ ہے کہ دنیا میں صرف وہی مسلمان ہیں ، جولوگ ان کے عقائد کے خلاف اپنے عقائد رکھتے ہیں وہ مشرک ہیں ۔ اورجنہوں نے اس بہانہ سے اہل سنت اوران کے علما کے قتل کومباح سمجھ لیا ہے ۔ حتی کہ اللہ نے ان کی شوکت اورقوت 1233ھ میں ختم کردی ۔ ،،

کس دلیری اورجرات کے ساتھ بلکہ سادگی اوربھولے پن سے ہندوستان کے اہل حدیثوں کو عبدالوہاب نجدی کا پیر واور متبع بتایا گیا پھر خارجی ہونے کا فتوی جڑدیا گیا ہے ، اوراس کے بعدان کی طرف وہ باتیں منسوب کی گئیں ہیں جن سے وہ پاک ہیں ، بلکہ یہ عقائد خودرضائی جماعت کے ہیں ۔ شک ہوتوفتاوی رضائیہ اوران صوفیائے کرام کی تصانیف ملاحظہ ہوں جواہل حدیثوں کوکافر اورحرام زادہ حلال الدم سمجھتے ہیں ۔ ہماری طرف سے بارہا کہا گیا ہے کہ ہمارے مذہب کی بنیادکتاب اللہ اوراحادیث رسول اللہ ﷺ ہیں ۔

ان دوچیزوں کے علاوہ ہم کسی چیز کودین کی بنیاد نہیں قراردیتے ۔ ہم نے خدااوراس کے رسول کے اوراپنے درمیان کسی غیر معصوم امام یا عالم اوربزرگ کوواسطہ نہیں ٹھہرایا ہے ۔ خلاصہ یہ کہ ہم نے براہ راست بلاواسطہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا دامن پکڑرکھا ہے ۔

اس لیے ہم نہ ائمہ اربعہ میں سے کسی کے مقلد ہیں اور نہ علامہ محمد بن عبدالوہاب نجدب کے ۔ ہمارے نزدیک ان میں سے کوئی بھی واجب الاتباع نہیں ہے ۔ پیغمبر علیہ الصلوۃ والتسلیم کے بعد سب ائمہ اور صلحاء غیر واجب الاتباع ہونے میں یکساں ہیں ۔ پس اہل حدیث کومحمد بن عبدالوہاب کا ، یا کسی اورکا مقلد یا پیرو قرار دینا ظلم صریح ہے ۔ ہم کواس سے زیادہ علامہ شامی پر تعجب اورافسوس ہے کہ انہوں نے کیسے اتنی بڑی غیر ذمہ دارانہ بات بغیر تحقیق کے لکھ ماری !؟ ۔ یہ سب محض مذہبی تعصب اورکج روی اورتقلید کا کرشمہ ہے کہ ایک موحد اور متبع سنت ،جماعت کواحیائے سنت کی پاداش میں خارجی لکھ دیا گیا ۔ ہم کویقین ہے کہ اگرانہوں نے علامہ محمد بن عبدالوہاب کی تصانیف دیکھی ہوتیں توہر گزایسی غیر محقق اوربے بنیاد بات نہ لکھتے ۔

رضائی گروہ کی طرف سے اہل حدیثوں پر ، یانجدی وہابیوں پر ، جوالزامات اوربہتانات لگائے جاتے ہیں ۔ ان میں ایک بڑا بہتان اورسفید جھوٹ یہ ہے کہ اہل حدیث ، نجدی ، وہابی شفاعت کے منکر ہیں اورآں حضرت ﷺ پر درود نہیں بھیجتے ۔ وہی محشی موصوف نسائی (1 15) کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں :

.تأمل أن مثلہ صلی اللہ علیہ وسلم إذا کان یتأثر من مثل تلک البینۃ ، فکیف بالغیر من أہل الأہواء والبدع ، الذین من العلماء المجتہدین ، فعلیک عنہم وعن من ہو مثلہم فی افسادالدین ،، الخ''

دیکھا آپ نے کس طرح وہابیوں کو

(1) اہل ہوا

(2) بدعتی

(3) منکرشفاعت

(4) مسلمانوں میں تفریق اورفساد ڈالنے والے

(5) مجتہدین امت سے بغض اوردشمنی رکھنے والے القاب سے یاد کیا گیا ہے ۔

پھر ان سے الگ تھلگ رہنے یعنی شادی بیاہ ، لین دین ، ترک کرنے بلکہ کامل بائیکاٹ کی ہدایت فرمائی گئی ہے ۔ مقاطعہ اوسوشل بائیکاٹ کے متعلق تواب بھی دیوبند وغیرہ سے کبھی کبھی مکروہ چھترے دیکھنے میں آجایا کرتے ہیں اوروہ زیادہ تعجب کا باعث نہیں ہیں ۔ تعجب ان محشی صاحب پر ہے جوخدمت حدیث کے پردے میں سچے مسلمانوں کو صلواتیں سنا رہے ہیں ، اورایسی باتیں ان کی طرف منسوب کررہے ہیں جن سے ان کا دامن پاک اورمنزہ ہے ۔ افسوس افتراپردازی کا نام خدمت حدیث رکھا جاتا ہے اوراس پرجماعت حنفیہ کرتی ہے ۔ مبارک ہو یہ امتیازاورخصوصیت ۔

جماعت اہل حدیث یا نجدیوں پر یہ الزام اورافتراکہ وہ آں حضرت ﷺ پردرود نہیں بھیجتے ، ایسا ہے کہ کبھی کسی اہل حدیث یا وہابی کے تصور میں بھی نہ آیا ہوگا ۔ یہی وجہ ہے کہ علمائے اہل حدیث اس دفعیہ کی طرف توجہ نہیں کرتے ۔ مگر آج ہم ایک عینی شہادت نقل کرتے ہیں ۔ جس سے مسئلہ درود کے بارے میں وہابیت کے تین بڑے ارکان کے خیال اورعقیدہ پر صحیح روشنی پڑتی ہے ۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مخالفین وہابیت سطور ذیل بغور ملاحظہ فرمائیں گے ۔

معزز مجلہ '' المنار ،، مصر کے ایڈیٹر علامہ سید رشید رضا گذشتہ سال حج کےلیے حجاز تشریف لےگئے تھے ۔ واپسی پرانہوں نے سفرنامہ حجاز مرتب فرمایا ۔ جس میں علامہ موصوف نے حجاز کے چشم دید حالات اورمشاہدات کوبالتفصیل درج کیا ہے ، یہ سفرنامہ '' مطبعۃ المنار ،، میں چھپ کرشائع ہوگیا ہے ۔ جس کا ایک ورق ہم اپنی ہندوستانی زبان میں منتقل کرتے ہیں ، اورمخالفین وہابیت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس تحریر کوپڑھنے کے بعد کذب بیانی اورنیش زنی سے بازآئیں ۔

ایڈیٹر المنار فرماتے ہیں :

گذشتہ سال جب میں فریضہ حج ادا کرنے کے لیے حجاز جارہا تھا ، تو ''کوثر ،، جہاز میں ایک مصری حاجی نے مجھ سے کہا کہ وہابی لوگوں کو آں حضرت ﷺ پر درود سلام بھیجنے سے روکتے ہیں ، اور اگر کوئی ان کے سامنے آں حضرت ﷺ پر درود بھیجتا ہے ، تو وہابی اس کو سخت سزا دیتے ہیں اور درود بھیجنے والے کو زدو کوب کرتے ہیں ۔ میں نے اس مصری سے کہا کہ یہ محض غلط اور بے بنیاد الزام ہے ۔جسے مخالفین وہابیت اور دشمنان ابن سعود پھیلانا چاہتے ہیں ۔ مصری نے کہا یہ غلط اور محض خیال و وہم نہیں ہے بلکہ کھلی ہوئی ناقابل انکار حقیقت ہے ۔ آپ خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے ۔ حجاز پہنچ کر میں برابر ایسے موقعہ کی تلاش میں رہا جس سے اس الزام کی تردید یا تصدیق ہو سکے ۔

گذشتہ 12 مارچ کو پہلی مرتبہ جلالۃ الملک سلطان عبدالعزیز آل سعود (خلد اللہ ملکہ) نے مجھے شرف ملاقات بخشا ، میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ عالم ، شاہ کو قرآن مجید کی تفسیر سنا رہے ہیں ۔ جب مفسر نے اپنی قرآت ختم کر لی ۔ تو شاہ نے دین قیم اسلام کی خوبیاں اور فضائل بیان کرنا شروع کیا اور اس اثنا میں جب ان کی زبان پر آں حضرت ﷺ کا ذکر مبارک آجاتا ، تو وہ آں حضرت ﷺ پر ضرور درود و سلام بھیجتے ۔ ایک دفعہ بھی تو ایسا نہیں ہوا کہ آں حضرت ﷺ کا ذکر آیا ہو اور سلطان نے درود نہ بھیجا ہو ۔

اس کے بعد مجھ کو نجد کے مشہور بزرگ علامہ شیخ عبداللہ بن بلیھد سے ملنے کا اتفاق ہوا ، انہوں نے مجھے ایک رسالہ جامع المسالک فی احکام المناسک عنایت فرمایا ، جس میں انہوں ے نے حج کے احکام کو مفصل طور پر بیان کیا ہے ، اس رسالہ کو حکومت حجاز مفت تقسیم کرتی ہے ۔ میں نے اس الزام کی حقیقت معلوم کرنے کے لیے اس رسالہ کی ورق گردانی شروع کی ، تو دیکھا کہ علامہ موصوف جہاں کہیں آں حضرت ﷺ کا اسم مبارک ذکر کرتے ہیں وہاں بالالتزام صلوۃ و تسلیم ذکر کرتے ہیں ۔ میں نے موصوف سے عرض کیا بعض لوگ وہابیوں کو یہ الزام دیتے ہیں کہ یہ آں حضرت ﷺ کے نام کے ساتھ درود سلام نہیں ذکر کرتے ، اور میں دیکھتا ہو کہ آپ نے اس رسالہ میں آں حضرت کے اسم شریف کے ساتھ صلوۃ وسلام کا التزام کرر کھا اہے ، در آں حالیکہ آپ کے علاوہ بعض لوگ اس کا التزام نہیں کرتے ، اور غفلت کرجاتے ہیں ، اور بعض حضرات تو حرف ص یا حروف صلعم یا صللم لکھنے پر کفالت کرتے ہیں ۔

علامہ نے فرمایا : پورا درود وسلام ذکر کرنے کے بجائے صرف ان حروف پر التقا کرنا سخت قبیح اور معیوب ہے ۔ آں حضرت ﷺ کے مقدس نام کے بعد پورا صلوۃ وسلام ذکر کرنا ضروری ہے ۔ جیسا کہ معتبر اور معتمد علمائے سلف نے اس کا التزام کیا ہے ۔ پھر ممدوح نے چند متقدمین علماء کے نام گنائے اور ان علماء نے اس بارے میں کچھ لکھا ہے اس کو بھی ذکر کیا ہے ۔ پھر میں نے 19 مارچ کو مکہ میں سلطان سے قصر شاہی میں اخبار نویسوں کے وفد کے ساتھ ملاقات کی ۔ ہم شاہ سے دیر تک بات کرتے رہے ۔ اثنائے گفتگو میں میں نے جلالۃ الملک سے عرض کیا میں دیکھتا ہوں کہ آں حضرت ﷺ کا اسم مبارک جب آپ کی زبان پر آتا ہے ، آپ ضرور درود وسلام بھیجتے ہیں ۔ لیکن باوجود اس کے بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہابی آں حضرت ﷺ پر صلوۃ وسلام نہیں بھیجتے ۔ جلالۃ الملک نے فرمایا : بڑے تعجب کی بات ہے ۔ آخر ہم کیوں آں حضرت ﷺ پر درود نہیں بھیجیں گے ۔ اللہ تعالی کے بعد کون ہے کہ ہم اللہ کے پیارے نبی ﷺ سے بھی زیادہ اس سے محبت کریں گے ۔ خدا کی قسم آں حضرت ﷺ دنیا کی تمام چیزوں سے ہم کو محبوب اور پیارے ہیں ۔ ہم اپنے بال بچوں سے زیادہ آپ ﷺ کے دین کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کی طرف سے مدافعت ضروری سمجھتے ہیں ۔ ہمارے ناموس پر ، ہمارے حریم پر ، ہماری عزت و آبرو پر حملہ جاوے اس سے ہم کو ناقابل برداشت تکلیف پہنچتی ہے اور ہمارا جذبہ حمیت وانتقام بھڑک اٹھتا ہے ، اسی طرح بلکہ اس سے بھی کہ درجہا درجہ زیادہ آں حضرت ﷺ کی شان میں معمولی گستاخی کرنے ، آپ ﷺ کی تنقیص اور آپ کو اس مرتبہ سے گھٹانے سے جس پر آپ ﷺ کو اللہ نے سرفراز فرمایا ہے ، ہمارے جذبہ محبت و حمیت وغیرت کو ناقابل برداشت ٹھیس لگتی ہے اور اس کو ہم کسی طرح بھی گوارا نہیں کرسکتے ۔ بلکہ ہم آں حضرت ﷺ کو اپنی جان ،اپنے عزیز واقارب ،اپنے بچوں اور بیویوں ، دولت وزر ، عزت و آبرو سے زیادہ عزیز اور پیارا یقین کرتے ہیں ، اور ہم تو آپ ﷺ کے خلفاء راشدین اور ہر خادم اسلام خصوصا ائمہ اربعہ سے غایت درجہ محبت رکھتے ہیں اور ان کا انتہائی احترام کرتے ہیں اجمعین ۔

جلالۃ الملک نے فرمایا : ہم حق کے طالب اور متلاشی ہیں ، پس حق اور صحیح بات ہم کو جہاں بھی ملے گی قبول کرلیں گے ۔ خواہ وہ کسی مذہب کی ہو اور جس عالم کی فرمودہ ہو ، ہم امت کے کسی ایک غیر معصوم معین عالم کو اپنا مقلد سمجھ کر ، اس کی ہر بات کو خواہ وہ غلط ہو یا صحیح ، واجبالعمل نہیں سمجھتے اور ایسا کر کے لانفرق بین احد کے مرتکب نہیں بننا چاہتے ۔ ہم تفسیر ابن کثیر بہت پسند کرتے ہیں اس سے بہت زیادہ شغف رکھتے ہیں حالانکہ اس کے مصنف حافظ عماد الدین ابن کثیر شافعی المذہب ہیں ۔ ہاں ہم باجود اس کے امام احمد بن حنبل کی طرف اجتہادی مسائل رجحان اور میلان رکھتے ہیں ، تو محض اس وجہ سے کہ اور ائمہ کی نسبت ان کا مسلک ، احادیث رسول ﷺ سے قریب تر ہوتا ہے اور وہ دیگر اماموں کی نسبت ، حدیث کی طرف اپنی توجہ زیادہ رکھتے ہیں ۔ پس کیا اس کے بعد بھی ہمارے متعلق یہ پروپیگنڈا درست ہوگا کہ ہم ائمہ مجتہدین سے دشمنی رکھتے ہیں اور آں حضرت ﷺ پر درود وسلام نہیں بھیجتے حالاں کہ آپ ہی کے ذریعہ ہم کو دین پہنچا جس کی اتباع سے ہم کو خدا کی اطاعت و عبادت نصیب ہوئی ۔ پھر جلالۃ الملک نے دیر تک خاص اسی مسئلہ پر روشنی ڈالی دریں اثنا آپ کے چہرے پر تاثر کی کیفیت ظاہر اور آشکارا تھی ۔ ،،

ایڈیٹر ''المنار ،، فرماتے ہیں :

'' پھر میں نے مدینہ منورہ میں حضرت شیخ عبدالعزیز بن ابراہیم امیر مدینہ سے ملاقات کی ۔ دیکھا کہ وہ بھی آں حضرت ﷺ کے نام کے ساتھ بالالتزام درود وسلام ذکر کرتے ہیں ۔ میں نے ان سے بھی مخالفین وہابیت کا الزام مذکور ذکر کیا ۔ امیر مدینہ نے سختی کے ساتھ اس الزام کی تغلیط اور تردید کی اور آں حضرت ﷺ پر درود بھیجنے کے وجوب کے متعلق مفصل بحث سنائی ۔ جس کا ایک حصہ یہ ہے کہ ہم نجدی وہابی آں حضرت ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کو رکوع ، سجدہ ، قیام ، قرات قرآن کی طرح نماز کا رکن سمجھتے ہیں ۔ بغیر درود وسلام کے ہمارے نزدیک نماز صحیح اور کافی نہیں ہوگی درانحالیکہ بعض ائمہ (مالک وابوحنیفہ) اس کو نماز کا رکن نہیں کہتے بلکہ سنت کہتے ہیں ، ہمارا یہ مذہب مخالفین وہابیت کے الزام کی تردید اور ابطال کے لیے کافی ہے بلکہ حجت قطعی ہے ۔ ،،

ناظرین کرام ! وہابیت کے تین بڑے قطب اور ارکان کا یہ عقیدہ اور فیصلہ ہے کہ جلالۃ الملک المعظم (ایدہ اللہ بنصرہ وخلد ملکہ) اور ان کی حکومت کے ایک بزرگ ترین عالم شیخ عبداللہ بن بلیھد اور حکومت سعودیہ کے اشرف ترین صوبہ مدینہ منورہ کے گورنر شیخ عبدالعزیز بن ابراہیم ،تینوں کی زبانی اور ان کی تحریر سے روز روشن کی طرح ثابت ہوگیا کہ وہابیوں کے متعلق یہ الزام کہ وہ آں حضرت ﷺ پر درود و سلام نہیں بھیجتے ، سفید جھوٹ اور شرمناک بہتان ہے ۔

آخر میں ، میں ناظرین سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر وہابیوں کے عقائد معلوم کرنے ہوں تو علامہ شیخ عبدالوہاب نجدی کی ''کتاب التوحید ،، اور ''تحفہ وہابیہ ،، وغیرہ کا مطالعہ کریں ۔ ان کتابوں کا مطالعہ کرنے سے ان الزامات اور اتہامات کی حقیقت کھل جائے گی ۔ جو نجدیوں کو بدنام کرنے کے لیے پھیلائے جاتے ہیں ۔ بلکہ میں تو آپ سے کہوں گا کہ اگر آپ کو اپنا ایمان عزیز ہے ، تو آپ اسلام کی اصلی تصویر اور اس کا صحیح نقشہ دیکھنا چاہتے ہیں ، جو آں حضرت ﷺ اور خلافت راشدہ کے زمانوں میں موجود تھا ۔ جو رائے وقیاس ، غلط توجیہات اور باطل تاویلات ، علماء سوء کے جدل وخلافت سے پاک اور محفوظ ہے ۔ جو سچے معنی میں دین یُسر اور ملت سمحہ ہے ۔ جو فقہا کی موشگافیوں سے پیدا ہونے والے الجھاؤ اور پیچیدگیوں سے بری ہے ۔ غرض یہ کہ اگر آپ ٹھیٹھ اور سچا اسلام دیکھنا چاہتے ہیں تو ، علامہ ابن تمیہ اور ان کے شاگرد رشید علامہ ابن القیم کی تصانیف بنظر غائر پڑھیں ۔ ان کی اکثر تصانیف کا اردو میں ترجمہ ہوچکا ہے ۔ ان کتابوں کے مطالعہ سے آپ پر یہ بات روشن ہوجائے گی کہ علماء سوء نے اپنی موشگافیوں اور مردود توجیہات وتاویلات سے اسلام کو کس قدر مشکل اور پیچیدہ مذہب بنا دیا ، اور یہ کہ انہوں نے احادیث

رسول اللہ ﷺ وظواہر نصوص قرآنیہ سے اعراض کرکے ، اسلام کی اصلی تصویر پر موٹا اورغلیظ پردہ ڈال دیا ہے۔ علامہ ابن القیم کی ایک جلیل القدکتاب ''اعلام الموقعین ،، کا ترجمہ نہیں ہوا تھا ۔ الحمدللہ کہ اس کمی کو مولانا محمد صاحب ایڈیٹر اخبار محمد نے پوری کردیا ۔ یوں توعلامہ محدوح کی ہر کتاب جواہر پاروں اوربے مثل تحقیقات کاخزانہ ہے ۔ مگران تمام میں غالبا ''اعلام ،، کادرجہ سب سے بڑھا ہوا ہے ۔ اس کتاب کی جلالت وعظمت کا اندازہ لگانا ہو، توحضرت مولانا ابوالکلام آزاد کے ان دوگرامی ناموں سےیجیے ۔ جن میں سے ایک تومولانا مدوح نے کسی شخص سے ترجمہ کی خبرسن کرمولانا محمد صاحب کولکھا تھا ۔ آپ ترجمہ کی خبر پرانتہائی خوشی کااظہار فرماتے ہوئے لکھتے ہیں : ''آپ اس طرف متوجہ ہوئے ہیں ۔ تومیں کہوں گاکہ آپ نے ایک نہایت موزوں کتاب ترجمہ کےلیے منتخب کی ہے اللہ تعالی آپ کومزید توفیق کار عطا فرمائے ۔ مباحث فقہ وحدیث میں متاخرین کاکافی ذخیرہ موجود ہے ۔ لیکن اس سے بہتر اوراصلح کتاب کوئی نہیں ہے ،اسے اردو میں ترجمہ کردینا ۔ اس گوشے کی تمام ضروریات بیک دفعہ پوری کردینی ہیں ، خصوصیت کے ساتھ اس کی ضرورت انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ کےلیے ہے اس طبقہ میں بہت سے لوگ مذہبی ذوق سے آشنا ہوچکے ہیں لیکن صحیح مسلک کی خبر نہیں رکھتے اورعربی سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے براہ راست مطالعہ نہیں کرسکتے ،اگر ''اعلام ،، اردو میں شائع ہوگئی ، توان کی فہم وبصیرت کےلیے کافی ،، مواد مہیا ہوجائے گا ۔ میں نہایت خوش ہوں گا اگر ترجمہ کی اشاعت میں آپ کوکچھ دے سکوں ۔

اوردوسرا گرامی نامہ حضرت مولانا آزاد نے ''اعلام ،، کے شائع شدہ دوحصوں کے ملاحظہ فرمانے کے بعد تحریر فرمایا ہے ، آپ لکھتے ہیں : ''اعلام الموقعین کے ترجمہ کے دوحصے پہنچے ، یہ دیکھ کرنہایت خوشی ہوئی کہ آپ اس ترجمہ شائع کررہے ہیں ، مباحث فقہ وحدیث وحکمت تشریع اسلامی میں متاخرین کی کوئی کتاب اس درجہ محققانہ اورنافع نہیں ہے ۔ جس درجہ یہ کتاب ہے ، عرصہ ہوا میں نے بعض عزیزوں کو جو ترجمے کے کام سے دلچسپی رکھتے ہیں ۔ اس کتاب کے ترجمہ کامشورہ دیا تھا لیکن انہوں نے صاحب اعلام کے بعض دیگر مختصرات کوترجیح دی ۔ اللہ تعالی آپ کوجرائے خیر دے کہ اس مفید خدمت دینی پر متوجہ ہوئے ہیں ۔ میں ان تمام لوگوں کوجومذہبی معلومات کاشوق رکھتے ہیں اوراصل عربی کامطالعہ نہیں کرسکتے ۔ مشورہ دوں گا کہ اس کتابکامطالعہ ضرورکریں ، خصوصیت کے ساتھ انگریزی تعلیم یافتہ حضرات کواس کا مطالعہ کرنا چاہیے ۔ ان میں بڑی تعدادایسے لوگوں کی پیدا ہوگئی ہے جو مذہبی معلومات سے شغف رکھتے ہیں ، لیکن چوں کہ اسلام کے اندرونی مذاہب ومشارب کی پیچیدگیوں سے باخبر نہیں ہیں ، اس لیے بسااوقات ان کامذہبی شغف غلط راہوں میں ضائع جاتا ہے اس کتاب کا مطالعہ ان پرواضح کردے گا ،، کہ حکمت ودانش کی حقیقی راہ کن لوگوں کی راہ ہے ؟ متبعین کتاب وسنت کی ؟ یااصحاب جدل وخلاف کی ۔

مولانا آزاد کے ان دونوں گرامی ناموں سے کتاب کی اہمیت پرکافی سے زیادہ روشنی پڑتی ہے اس لیے ہم اس سے زیادہ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہ سمجھتے ہوئے ''محدث ،، کے ناظرین سے پرزوردرخواست کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کودفتر اخبار محمدی دہلی باڑہ ہندوراؤ سے منگا کر ضرورمطالعہ فرمائیں اوراپنے دوست احباب کوبھی اس کی ترغیب دلائیں ۔ اس کتاب کے اب تک تین حصے شائع ہوچکے ہیں ۔ پہلے حصہ کی قیمت 14 دوسرے کی 8 تیسرے کی 8 ہے ۔

صفحات بالترتیب ص : 72 ، ص : 148 ، : 152 ، سائز اخبار محمدی ، کتابت وطباعت عمدہ اورسرورق دیدہ زیب ہے ۔

(محدث دہلی ، ج : 4 ، ش : 3 ربیع الآخر 1355ھ جولائی 1936ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 76

محدث فتویٰ